ضبط و ترتیب: ابوالمعز مولانا عرفان الحق حقانی

شیخین کریمین کی مجلسِ علم و عرفان کا ایک منظر

(16 مئی 2015ء) شیخ الحدیث مولانا سید شیر علی شاہؒ کی علالت کے موقع پر شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق کی ان کے درِ دولت پر حاضری اور دونوں مشائخ کی علمی، روحانی، ادبی، جہادی اور انقلابی مذاکرہ کی رپورٹ، جسے جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے فاضل و مدرس ابوالمعز مولانا عرفان الحق حقانی مدظلہٗ نے ضبط و مرتب فرمایا۔

حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ (رحمۃ اللہ علیہ) دل کے عارضے اور دیگر امراض کی وجہ سے سخت علیل ہوگئے تھے جس پر انہیں آر ایم آئی پشاور (ہسپتال) میں کچھ دنوں کے لئے ایڈمٹ کیا گیا، احقر نے وہاں بھی شرف قدمبوسی (عیادت) حاصل کی تھی چند دنوں بعد طبیعت سنبھل جانے پر انہیں گھر منتقل کردیا گیا تو عمّ محترم حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے ان کے ہمراہ مولانا سید یوسف شاہ، مولانا حامد الحق حقانی، اسامہ سمیع، عبدالحق ثانی اور مولانا شوکت علی بھی تھے۔ میں ان حضرات کے وہاں پہنچنے سے چند لمحے بعد شیخ صاحب کی رہائش گاہ میں واقع ان کے کمرے میں پہنچا تو اس موقع پر عم محترم، ان کے ساتھ محوِ گفتگو تھے احقر نے سلام و مصافحہ کے بعد طبیعت کے بارے میں پوچھا تو شیخ صاحب نے فرمایا:

ایمان کے ساتھ خاتمہ کی دعائیں

یہ دعا کیجئے کہ اللہ خاتمہ بالایمان فرمادے، سکرات الموت کی شدت، قبر کی سختیاں، تاریکیاں اور قیامت کی ہولناکیاں وغیرہ وہ امور ہیں جن سے واسطہ پڑنا بہت سخت ہے، دنیا کی زندگی جیسی تیسی ہو گزر جاتی ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ مراحل ہمارے لئے آسان فرمادے۔ (آمین)

فرمایا: گزشتہ دنوں جب مجھے ہسپتال لے جایا گیا تو اس رات سانس کی اتنی سخت تکلیف رہی کہ میں تو سمجھا کہ شاید زندگی کے آخری لمحات ہیں، سانسیں رک رہی تھیں میں نے گھر والوں، ارشد علی شاہ اور ضیاء الرحمٰن سے کہا کہ یٰسین شریف کا ورد کریں تاکہ روح نکلنے میں آسانی ہو۔ رات کے گیارہ بجے تکلیف شروع ہوئی اور صبح کی اذان تک یہی کیفیت طاری رہی۔ سانس کی نالی میں بلغم رکا ہوا تھا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور ڈاکٹروں کی سر توڑ کوششوں سے اذان شروع ہوتے ہی سانسیں معمول پر آگئیں۔ پھر فرمایا: سکرات الموت کا وقت بہت ہی سخت ہوتا ہے۔

شہادت اور سعودی جہاد میں شرکت کی تمنا

اچھی موت تو شہادت کی ہوتی ہے کہ انسان بے غم ہوکر اس دار فانی سے کوچ کرے اس لئے کہ السیف محاء للذنوب تلوار گناہوں کو مٹا کر رکھدیتی ہے ۔ وہ (شہادت) تو بظاہر ابھی تک قسمت میں نہیں تھی ، ہاں اگر حرمین الشریفین کو کوئی خطرہ ہوا اور وہاں جہاد میں شہادت ملی تو کیا خوب ہوگا! اسلام دشمنوں نے ہمیشہ حرمین الشریفین کے بارہ میں منصوبہ بندی کی ہے وہ بھی بہت بڑا جہاد ہوگا۔

احقر نے عرض کیا کہ آپ کا وجود دارالعلوم حقانیہ اور پاکستان کے جملہ مدارس دینیہ کے لئے از حد ضروری ہے۔ رب ذوالجلال لمبی عمر، صحت وعافیت کے ساتھ علماء ومدارس کی سرپرستی کیلئے عطاء فرمائے۔ پھر لمبی آہ بھرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایمان کے ساتھ خاتمہ بالخیر سے نوازے، دن تو کٹ جاتا ہے لیکن رات کو سخت تکلیف سے دوچار ہوتا ہوں ۔حضرت مولانا سمیع الحق نے فرمایا کہ رات آرام وسکون کے لئے ہوتی ہے اکثر مریضوں کو رات کے وقت تکلیف سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔آپ کو تو دن کے وقت بھی لوگوں کے عیادت کے لئے آنے جانے کی وجہ سے آرام میں خلل واقع ہوگا۔

عیادت گزاروں کے لئے رجسٹر رکھنے کی تجویز

احقر نے مولانا ضیاء الرحمٰن کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: مہمانوں اور عیادت گزاروں کے لئے ایک رجسٹر رکھ دیجئے وہ اس میں اپنی عیادت اور تاثرات لکھیں بعد میں شیخ صاحب اس پر اپنا دستخط کیا کریں تاکہ عیادت گزاروں کو بھی تسلی ہوا کرے اور شیخ صاحب کو بھی تکلیف کا سامنا نہ ہو۔ میں نے آپ کو ہسپتال میں بھی کہا تھا۔کہ جب شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمہ اللہ ہسپتال میں ایڈمٹ ہوتے اور ملاقاتیوں کی بھرمار ہوتی اور انکی صحت اس کے متحمل نہ ہوتی تو وہاں بھی ہم رجسٹر رکھتے تھے۔مولانا سمیع الحق نے فرمایا کہ ہاں یہ عیادت بیمار کے لئے زحمت کا سبب بن جاتی ہے اور یہ سلسلہ سر ہونے والا بھی نہیں رجسٹر رکھ دیں۔ ضیاء الرحمٰن نے کہا جی! رجسٹر اس غرض سے رکھا ہے ۔مولانا سمیع الحق صاحب نے شیخ صاحب سے کہا کہ چارپائی میں لیٹنا چاہیں تو بے تکلف ہوکر لیٹ جائیں، جس پر انہوں نے فرمایا کہ نہیں فی الحال اسی طرح صحیح ہوں۔ احقر (عرفان الحق) نے ٹیک کے لئے تکیے قریب کیئے تاکہ سہولت ہو، جس پر میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ اس کی ضرورت نہیں۔مولانا سمیع الحق صاحب نے کہا کہ میری طبیعت بھی صحیح نہیں رہتی کئی دنوں سے آپ کی عیادت کے لئے صبح سے شام تک آنے کا ارادہ کرتا ہوں۔ پہلے تو چارپائی سے اٹھنا دشوار ہوتا ہے، بدن بے قرار سا رہتا ہے پھر دفترِ دارالعلوم جاتا ہوں تو وہاں کافی کام پڑے ہوتے ہیں۔

قتل وغارت گری علامات قیامت میں سے ہے

شیخ صاحب نے دعا دیتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت دے اور آپ کی حفاظت فرمائے۔ قیامت کی علامات ظاہر ہورہے ہیں وَيَكثُرُ الهَرجُ قَالُوا: وَمَا الهَرجُ ؟ قَالَ: القَتلُ القَتلُ ایک بلٹ پر پچاس، ساٹھ آدمی مارے جارہے ہیں۔ مولانا سمیع الحق نے فرمایا کہ کافر اس پر خوش ہوتے ہیں، ایک کافر کے ہاتھوں بلی کا چھوٹا سا بچہ غلطی سے موٹر کے ٹائیر کے نیچے آکر مرتا ہے تو اس پر خفا ہوتا ہے کہ میرے ہاتھوں بلی کا بچہ مارا گیا۔ دوسری طرف پوری دنیا میں مسلمانوں کا قتلِ عام کررہے ہیں لیکن اس پر ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ ابھی ہم عصر سے قبل ایک جنازہ پڑھنے عیدگاہ جارہے تھے تو ایک کتا راستہ میں زخمی، بری حالت میں پڑا تھا، لوگ اس کا تماشہ کرتے ہوئے حیران وپریشان کھڑے تھے، میں نے انہیں کہا کہ بیچ راستہ سے ایک طرف کہیں لے جائیں، ایک حیوان کے درد کا تو یہ عالم ہے لیکن معصوم بے گناہ انسانوں کو ناحق بس میں نشانہ بنایا گیا۔

مولانا یوسف شاہ نے کہا کہ آج اخبار میں پڑھا ہوگا کہ زمین کے تنازعہ پر 56 آدمی وزیرستان میں قتل کئے گئے۔ مولانا سمیع الحق نے فرمایا کہ لیذیق بعضکم بأس بعض منیٰ اور مزدلفہ میں بھی اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول نہیں کی۔ حضرت شیخ صاحب نے ہمارے تواضع کیلئے ارشد علی شاہ کو مخاطب کرتے ہوئے کچھ پھل وغیرہ لانے کا کہا جس پر مولانا سمیع الحق نے منع کرتے ہوئے کہا کہ کسی چیز کی ضرورت نہیں۔

بستر علالت پر دارالعلوم کے بارے میں فکرمندی

مولانا ضیاء الرحمٰن نے کہا کہ حضرت شیخ صاحب اکثر وبیشتر دارالعلوم کے متعلق مجھ سے پوچھتے ہیں کہ امتحانات وغیرہ کیسے ہورہے ہیں۔ مسجد کا کام کس حد تک پہنچا ہے مولانا یوسف شاہ نے کہا کہ جی اس ہفتہ 1800 طلباء وفاق کا امتحان دے رہے ہیں جن پر 72 امتحانی نگران مقرر ہیں مسجد کا کام بھی خوب زور وشور سے چل رہا ہے آج چھت کا شٹرنگ کھولا جارہا ہے اسی مسجد کے تہہ خانہ کے اوپر جو چوتھائی حصہ چھت کا لنٹر ڈالا گیا اس پر ختم بخاری ودستار بندی کا سٹیج بنایا گیا تھا۔

دستار بندی ۱۴۳۶ھ کے موقع پر جذبات سے معمور مکتوب

احقر نے عرض کیا کہ دستار بندی کے موقع پر آپ کی کمی شدت کے ساتھ محسوس کی گئی آپ نے جو مکتوب بھیجا تھا حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے ہزاروں سامعین وفضلاء کو جلسہ میں سنایا۔ مولانا سمیع الحق نے فرمایا کہ وہ خط مجھے دیں جو وہاں بخاری شریف کے نسخہ میں رہ گیا تھا وہ تلاش کرکے طلباء سے لیکر محفوظ کردیجئے۔ اس بیماری کے تکلیف میں خط لکھنا بھی مشکل کام تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بگرامی خدمت مخدومی المکرّام حضرت مولانا سمیع الحق زیدہ مجدہ

شیخ الحدیث و مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ! آپ کا مکتوبِ گرامی بسلسلہ ختم بخاری شرفِ صدور لایا۔ اس سراپا یُمن و برکت روح پرور تقریب میں شمولیت ہزار ہا رحمتوں کا باعث ہے۔ ایسے نورانی محافل میں چاروں طرف سے اہل اللہ ارباب کشف و کرامت کا ورودِ مسعود ہوتا ہے۔ بندہ خود سال بھر اسی مبارک دن کا منتظر رہتا ہے۔ مختلف بیماریوں کی وجہ سے بے حس و بے حرکت صاحبِ فراش ہوں، مجھے ضرور مبارک دعاؤں میں شریک فرما کر ممنون و مشکور فرمائیں۔ جملہ ضیوفِ کرام کی خدمت میں میری طرف سے خوش آمدید فرمائیں۔

دُعا گو و دُعا جو بندہ شیر علی شاہ کان اللہ لہ

میں نے عرض کیا کہ جی بہت بڑی خدمت انجام دے رہے ہیں یہ بڑی سعادت ہے کہ دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ نے شیخ صاحب کے داماد بننے کا صلہ خدمت کا دیا اور اُخروی درجات تو بہر حال انشاء اللہ ہیں ہی۔

مولانا یوسف شاہ نے از راہ مذاق شیخ صاحب کو کہا کہ میز کے نیچے تو طب وحکمت کے معجون وغیرہ کی کئی بوتلیں پڑی ہیں ایک دو نسخے تو ہمیں اور حامد الحق کو بھی بتائیں۔ تو فرمایا کہ نہیں یہ شہد رکھا ہے اگر کھانا ہے تو لے لیجئے، میں نے عرض کیا کہ مولانا جلال الدین حقانی تو اپنی جیب میں پورا بھرا ہوا شہد کا ٹین رکھتے تھے۔ شیخ صاحب نے فرمایا کہ عجوہ کھجور کی گھٹلیاں پسوا کر میں نے شہد میں ملوائی ہیں یہ دل، معدہ اور جگر کے لئے از حد مفید ہیں۔ مولانا سمیع الحق نے کہا کہ عجوہ کی گٹھلیوں، زیتون، کلونجی اور شہد ان سب کا مجموعہ بھی اب بازار میں دستیاب ہے۔

مولانا سمیع الحق مدظلہ نے امجد علی شاہ اور عاصم کے بارے میں شیخ صاحب سے دریافت کیا کہ کیسے ہیں؟

شیخ السویدی کا بڑھاپے میں حفظ قرآن اور علمی ذوق

پھر العین اور ابوظہبی کے خلیفہ شیخ السویدی کا پوچھا تو حضرت شیخ صاحب نے فرمایا کہ وہ انگلینڈ میں ہیں اس کی اہلیہ بیمار ہے اس کا علاج وہاں ہو رہا ہے۔ پھر فرمایا کہ وہ بھی اب کمزور ہے تاہم باوجود ضعف و ذیابیطس کی بیماری کے باوجود اس بڑھاپے میں اس نے قرآن پاک (مکمل) حفظ کیا جب بھی کسی سفر میں جاتے ہیں تو حدیث کی کوئی نہ کوئی کتاب ساتھ لازمی لے کر جاتے ہیں یہاں جب میری اہلیہ کے انتقال کے بعد تعزیت کے لئے آئے تھے تو بحرین سوات جاتے ہیں، امجد کو کہا کہ حدیث کا کوئی کتاب ساتھ اٹھا کر لاؤ پھر کہا کہ موطا امام مالک لاؤ۔ ارشد علی شاہ نے کہا کہ شیخ صاحب کے اس کمرے میں انہوں نے دو تین راتوں تک قیام کیا ہوٹلوں وغیرہ میں وہ نہیں

ٹھہرا ورنہ اس کے لئے تو کوئی کمی نہ تھی احقر نے کہا کہ وہ ذوقی آدمی تھا کتاب وقلم اور پڑھنا اس کا اوڑھنا بچھونا ہے۔ شیخ صاحب نے فرمایا کہ مالم جبہ (سوات) میں جب سویدی صاحب چیئر لفٹ میں چڑھے تو نیچے سے بعض بچے آوازیں لگا رہے تھے تو وہ اوپر سے نوٹ پھینک رہے تھے۔ پی ٹی ڈی سی ہوٹل میں جانا ہوا جہاں اس زمانہ میں حکومتی اہلکاروں کے ساتھ سعودی سفارتخانہ کے اراکین بھی آئے تھے، سویدی صاحب نے انہیں بلاکر مجھے کہا کہ اب ان کے سامنے احادیث سناؤ آدھ گھنٹہ تک سعودیوں کو بٹھائے رکھا کہ حدیث کی سماعت کریں۔ پھر اس دن ہوٹل منیجر کو کہا کہ جتنے مہمان آج آئیں گے ان کا بل میں دوں گا کسی سے بل نہ لینا۔ ہر آنے والے کو حدیث سننے کے لئے بٹھاتے تھے۔ قرآن وحدیث کیساتھ حد درجہ عشق رکھتے تھے۔ مولانا یوسف شاہ نے کہا کہ امجد علی شاہ نے عصر کے بعد قلم وڈائری پکڑی ہوتی ہے اور اسے قرآن وحدیث کچھ نہ کچھ تو سناتے رہتے ہیں۔

شیخ صاحب کے اپنے فرزند کے بارے میں تأثرات

شیخ صاحب نے فرمایا کہ امجد بڑا فصیح وبلیغ بھی ہے۔ اور شیخ کے ہاں سب کچھ لکھتا ہے۔ سوات کا دورہ بھی اس نے قلمبند کیا ہے جیسے یومیات کہتے ہیں۔ احقر (عرفان الحق) نے کہا کہ یعنی روزمرہ کی ڈائری شیخ صاحب نے فرمایا کہ جی ہاں۔ اسی وجہ سے امجد سے شیخ سویدی بہت زیادہ خوش ہے کہ وہ عربی تکلم پر بھی عبور رکھتا ہے۔ اور سلیقے کی تحریر بھی جانتا ہے جب کسی مجلس میں جاتا ہے تو تلاوت بھی اسی سے سنتا ہے اور قصیدہ بھی پیش کرتا ہے وہ سامعین کو اکثر مخاطب کر کے کہتا ہے کہ: هل عندكم من ينشد مثل هذه القصيدة

احقر نے عرض کیا کہ لکھتا تو بہت کچھ ہے لیکن چھپوایا ایک بھی نہیں شیخ صاحب نے کہا کہ اس کا بڑا وسیع مطالعہ ہے میں بھی کہتا ہوں کہ اشاعت کسی شئی کی نہیں کروائی کیا فائدہ؟ یہاں بھی علم قرات کے دروس دیئے طلباء نے اسے نوٹ کیا ہے اس کے مثل کسی قاری نے درس نہیں دیا ہوگا احقر نے کہا کہ اللہ نے اسے عجیب ملکہ سے نوازا ہے لیکن اگر کسی مدرسہ میں بیٹھ کر اسے پھیلاتا تو یہ زیادہ فائدہ منداور بہتر ہوتا۔ شیخ صاحب نے کہا کہ سویدی صاحب علمی آدمی ہے مباحث علمیہ پسند کرتا ہے۔ مولانا سمیع الحق نے فرمایا کہ اگر ان مجالس کو بھی مرتب ومدون کر کے چھاپ دیا جائے تو بہت نفع ہوگا۔ شیخ صاحب نے کہا کہ سویدی امجد کے علمی نقاط کو سن کر کبھی کبھی کہتا ہے غلب علينا الاعاجم سویدی صاحب کے ساتھ اچھے قادر الکلام شعراء بھی ہوتے ہیں امجد بھی بہترین عربی شاعر ہے۔ احقر نے مزاحاً کہا پھر تو اب ان مجالس کے اثرات سے عاصم بھی شاعر بن گیا ہوگا۔ فرمایا کہ سویدی صاحب خود بڑے شاعر ہیں اور کہا کہ عربوں میں ایسے لوگ کم ہیں جیسے شیخ بن باز وغیرہ۔

مولانا سمیع الحق نے فرمایا کہ گزشتہ ادوار میں امراء کے ہاں علماء وشعراء اور ماہرین فنون کے مجالس منعقد ہوتے جیسے عباسی دور میں بنوامیہ کے زمانہ میں اب امراء وسلاطین دنیا کی عیش پرستیوں میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

ہمارے علماء میں نظمِ اوقات کی کمی

ہمیں تو زیادہ تر معاشرتی کاموں نے مشغول کیا لوگوں کی دعوتوں اور پھر جنازوں میں ہر ایک کے جنازہ میں شرکت نے اس کام سے دور رکھا۔ سب نے مسکراتے ہوئے شیخ صاحب کی بات کی تائید کی حامد الحق صاحب نے کہا کہ واقعی یہ صحیح فرمایا۔ پھر مولانا سمیع الحق نے کہا کہ پنجاب وسندھ وغیرہ کے علماء سے لوگ بجز خاص اوقات کے دیگر اوقات میں ملاقات تک نہیں کرسکتے۔ کل بھی میں کام کے لئے بیٹھنا چاہتا تھا کہ کوئی مہمان آ گئے کوئی وقت متعین نہیں ہوتا ہندوستانی علماء کا ایک نظم ہوتا ہے حضرت تھانویؒ اور ان جیسے علماء نے اسی وجہ سے تصنیف وتالیف کے میدان میں بہت کام کیا کہ ان کے ہاں نظام الاوقات کی پابندی تھی ہمارے علماء کے ساتھ تو پھر لوگ حجروں کے مجالس کی طرح چمٹ جاتے ہیں مولانا شیر علی شاہ صاحب نے فرمایا کہ کراچی کے مولانا مفتی رشید احمد لدھیانویؒ ہرات افغانستان میں ہمارے ساتھ تھے وہاں بھی لکھتے تھے۔ احقر نے کہا کہ یہ ذوق ہوتا ہے ہمارے ساتھ ایک سفر میں ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر تھے ائیر پورٹ پر بھی وہ نوٹ بک میں کسی کتاب کا اردو ترجمہ لکھ رہے تھے مولانا شیر علی شاہ صاحب نے فرمایا کہ میں نے مفتی رشید احمد کو کہا کہ کراچی ہنگاموں کا شہر ہے یہاں اطمینان وسکون ہے۔ تو مجھے گھورتے ہوئے کہا کہ پھر تو مجھے یہاں بھی ایک شادی کرادو۔ شیخ صاحب نے کہا مجھے کہتے تھے کہ ضرور مہینے میں ایک دو مرتبہ یہاں آیا کرو آپ کا ٹکٹ میرے ذمہ ہے۔

سعودی مفتی اعظم شیخ بن بازؒ کے سامنے طالبان کی سفارت اور اس کی بھرپور تائید

پھر شیخ صاحب نے موضوع سخن طالبان کو بناتے ہوئے کہا کہ سعودی عرب کے شیخ بن بازؒ نے طالبان کے وفد کو عزیزیہ (مکۃ المکرّمہ سعودی عرب) میں ایک دعوت میں مدعو کیا تھا۔ مولانا مسلم حقانی نائب وزیر حج، شیخ الحدیث مولانا حسن جان شہیدؒ، مولانا صادق صاحب کونڑ اخوندزادہ اور طالبان کے دیگر رہنما بھی ساتھ تھے اس موقع پر شیخ بن بازؒ کے ہاں غیر مقلدین بھی کثیر تعداد میں موجود تھے۔ یہ وہ وقت تھا جب اخوانی طالبان کے مخالف تھے المجتمع ایک رسالہ شائع ہوتا تھا جس میں سیاف کے بیانات چھپتے تھے کہ طالبان امریکہ نواز ہیں۔ بہر حال اس موقع پر میں نے مولانا حسن جان اور دیگر علماء سے کہا کہ شیخ بن بازؒ اب کھانا لگ جانے کے بعد اٹھ جائینگے لہٰذا اپنا مدعیٰ اور غرض بیان کیجئے کوئی بھی بات کرنے پر آمادہ نہ ہوا لہٰذا میں نے جرأت کی اور کہا کہ میں اور یہ مولانا حسن جان آپ کے شاگرد ہیں اور ہمارے علاوہ بھی آپ کے تلامذہ آئے ہیں جو اس تحریک (طالبان) میں شریک ہیں ہم اس وقت جن ہوائی جہازوں میں سفر کر کے سعودی پہنچے ہیں ان میں ائیر ہوسٹس (خواتین خدمت گار) نہیں ہیں۔ جہازوں کے پائیلٹ اور عملہ سب داڑھی والے ہیں اور طالبان نے افغانستان میں جو اقدامات کئے ہیں ان میں چند

یہ ہیں (۱) عورت بے پردہ نہیں پھر سکتی (۲) نماز کے وقت میں کوئی کاروبار نہیں کرسکتا (۳) دو تین قاتلوں پر قصاص کا اجراء اور (۴) دو چار چوروں کے ہاتھ کاٹے گئے جس کے نتیجہ میں پورا ملک امن وامان کا گہوارا بن گیا۔ شیخ صاحب نے فرمایا کہ اسوقت شیخ بن بازؒ کی مجلس میں جو لوگ بن داڑھی (کلین شیو) کے تھے انہوں نے جب میری بات سنی کہ ان جمیع الخَدمة فی الطیارہ کلھم اصحب اللحی تو انہوں نے رومال لیکر ٹھوڑیوں کو چھپادیا شیخ صاحب نے ہنستے ہوئے فرمایا کہ بن بازؒ تو نابینا تھے لیکن حاضرین میں بے داڑھی، اخوانیوں نے شرمسار ہوکر منہ چھپائے کہ کہیں ہمارے چہروں پر ہاتھ نہ پھیرے۔ میری یہ سب باتیں سن کر وہ بڑے خوش ہوئے بن بازؒ کافی کمزور ہوگئے تھے دو آدمیوں نے ان کو سہارا دیا ہوا تھا شیخ بن بازؒ نے کہا میں متیقن (یقینی طور پر کہتا) ہوں کہ طالبان اس آیت کے مصداق ہیں اَلَّذِیۡنَ اِنۡ مَّکَّنّٰہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوۡا بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَنَہَوۡا عَنِ الۡمُنۡکَرِ ؕ وَلِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الۡاُمُوۡرِ پھر طالبان اور ہم سب کے لئے لمبی دعائیں دیں۔

بی بی سی مباحثہ کیلئے بامیان کے بتوں کے گرانے کے جواز پر احادیث سے دلائل

ان ہی ایام حج میں ملا محمد ربانی طالبان کمانڈر (بعد میں صدرِ مملکت) نے مجھے کہا کہ بی بی سی کے ساتھ ہمارا بامیان کے بتوں کے حوالہ سے مباحثہ ہے اس سلسلہ میں احادیث تلاش کر کے ہمیں بتائیں اس موقف کے لئے مکہ کے لئے شامیہ میں مکتبہ بن باز (معروف کتب خانہ) تھا میں وہاں گیا اور اس کے انچارج کو صورتحال بتائی تو اس نے ماتحت کو کہا کہ اسے جو کتب درکار ہوں مہیا کرو۔ میں نے بتوں کے توڑنے کے متعلق جو احادیث تھے وہ مرتب کئے جیسے کہ یہ روایت: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو اسی لئے بھیجا کہ جو قبریں اونچی ہوں انہیں ہموار کردو جو بت ہیں ان کو توڑ دو یہ سب دلائل میں نے جمع کئے اور پھر رات کو مباحثہ میں ملا ربانی نے بی بی سی پر پیش کئے۔

مولانا سمیع الحق نے فرمایا کہ وہ روایات آپ نے کہیں محفوظ کئے ہیں؟ تو شیخ صاحب نے کہا کہ نہیں بعد میں اس موضوع پر ابن عقلی قسیم کے عالم تھے نے مستقل رسالہ لکھا۔ ڈاکٹر یوسف قرضاوی نے اس زمانہ میں کہا کہ یہ بت تو اصنام نہ تھے یعنی انکی پرستش نہیں ہوتی تھی طالبان نے ویسے ہی گرادئے۔ شیخ عقلی نے اسکے رد میں کہا کہ تم اس باب میں لاعلم ہو۔ معجم البلدان دیکھ لو یاقوت حمویؒ خود بامیان گیا ہے اور یہ بت اس نے دیکھے ہیں وہ اپنی تصنیف میں کہتا ہے کہ صنمان کبیران فی العالم صحابہ کرام اس دور میں اس جگہ تک نہیں پہنچ سکے اس لئے ان کو ڈھا نہ سکے بامیان کا علاقہ نہایت ٹھنڈا ہے۔ اور عقلی نے لکھا ہے کہ طالبان کا یہی کارنامہ ہی کافی ہے اس لئے کہ حکومتوں کا تو پتہ نہیں چلتا کہ قائم رہیں گے یا نہیں یہی ایک کارنامہ بڑا کارنامہ تھا۔ مولانا سمیع الحق نے فرمایا کہ قدرت نے بھی یوسف قرضاوی اور دیگر لوگوں کو دکھادیا کہ یہ لوگ ان بتوں کے ڈھانے سے طالبان کو روکنے

کیلئے جہاز میں جارہے تھے کہ اچانک راستہ میں سخت آندھی اور طوفان نے طیارے کو گھیر لیا اور یہ علماء سخت خوف وہراس کے عالم میں زمین اور سیٹوں سے چمٹے ہوئے تھے۔توبہ واستغفار کررہے تھے کہ یا اللہ! ہم سے بڑی غلطی ہوئی اللہ تعالیٰ نے بڑے حادثہ سے دوچار فرمایا اور تنبیہ کردی پھر جب یہ لوگ طیارے سے اترے تو مسجد میں سجدوں پر گر پڑے شیخ صاحب نے فرمایا ابن عقلی کے کتب اب بھی میرے پاس پڑی ہیں جو انہوں نے میرے نام ارسال کئے تھے۔

ابن عقلیٰ کا طالبان کی بھرپور تائید

ابن عقلی بھی نابینا تھے تاہم لا یخافون فی اللہ لومة لائم کے مصداق حق کہہ ہی جاتے جہاں جو بھی حالات ہوتے حکومت سے بھی خوف وڈر نہیں رکھتے تھے طالبان کی کثیر تعداد میں شہادتوں پر انہوں نے امیر المؤمنین ملا عمر کے نام تین صفحات پر مبنی خط بھیجا جو کہ نیٹ پر موجود ہے جس میں انہوں امیر المؤمنین کو بہت تسلی دی کہ آپ پریشان نہ ہوں آپ کو علم ہے کہ یہ آیت وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ اس وقت نازل ہوئی جب احد کے میدان میں 70 شہداء پڑے تھے اور آیت کے نزول کے وقت دفن بھی نہیں کئے گئے تھے اس آیت کے مصداق تم لوگ بھی ہو اگر تمہارے سینکڑوں بچے شہادت کی خلعت سے سرفراز ہوئے دنیا میں جتنی مسلمان سلطنتیں ہیں وہ امریکہ کے سامنے سجدہ ریز ہیں تم لوگوں (طالبان) نے صحابہ کی یاد تازہ کردی۔ کچھ عرصہ قبل جب میں عمرہ کرنے گیا تو وہاں بعض ساتھیوں نے سعودی عرب کے معمر علماء سے میری ملاقاتیں کروائیں ۔جنہوں نے قید وزندان کی صعوبتیں کاٹیں تو انہیں بھی یہ معلوم نہ تھا میں نے ان کو شیخ ابن عقلی کا خط ملاحظہ کرنے کا کہا اگلے دن بعض ساتھی آئے اور مجھے کہا کہ جی آپ کی بات واقعی صحیح تھی نیٹ پر خط محفوظ ہے ابن عقلی نے اسمیں لکھا ہے کہ آپ کو یہ امر بھی بخوبی معلوم ہے جب کوئی آیت کسی واقعہ کے بارے میں نازل ہو تو وہ صرف اس واقعہ کیساتھ مختص نہیں ہوتی یہ آیت "و لا تھنوا ......" آپ لوگوں پر بھی مائة فی مائة (سوفیصد) صادق ہے۔ تم لوگوں نے صحابہ کی یاد تازہ کی ہے بڑی بڑی طاقتیں امریکہ کے سامنے کوئی رکوع میں ہے اور کوئی سجدہ میں۔ صرف آپ ہی ان کے مدمقابل سینہ تان کر کھڑے ہیں۔

ملا عمر کا اکابر ثلثہ کو اختیار دینے کے بعد توضیحی بیان کا اجراء

شیخ صاحب نے مولانا سمیع الحق کو فرمایا کہ جب ہم آپ کے حجرے میں اس وقت بیٹھے تھے جب علماء اور تحریک کے بعض لوگوں نے کابل جرگہ میں ملا عمرؒ کو سفارش کی کہ اسامہؒ کو افغانستان سے باہر بھیج دیا جائے تاکہ طالبان پر عالمی قوتوں کا جو دباؤ ہے وہ کم ہوسکے تو اس وقت مولانا جلال الدین حقانی نہایت غصہ کے عالم میں فوراً

آپ کے پاس پہنچ گئے، اتفاق سے افغانی سفیر مولانا عبدالسلام ضعیف بھی وہاں موجود تھے یہ مشورہ اور فیصلہ تو بہت بڑا سانحہ تھا حقانی صاحب نے اسی وقت کہا کہ ہم مرجائینگے لیکن اسے کسی اور کے حوالہ نہیں کرینگے۔ مولانا سمیع الحق نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے کہا: ہاں! اس طرح تو طالبان کا سارا اسلامی ساکھ ختم ہوجائے گا فوری طور پر ملا عمرؒ سے بات کرتے ہیں جب ہم نے یہاں سے ملا عمر کیساتھ رابطہ کی کوشش کی تو بتلایا گیا کہ وہ وضوء میں مصروف ہیں کافی دیر انتظار رہا جس پر (مولانا حقانیؒ) کافی بے چین ہوگئے اور کہہ رہے تھے کہ یہ وضو ہے یا غسل کہ اتنی دیر لگ گئی تو ان کے غسل خانے کو کھٹکھٹاؤ۔ احقر نے عرض کیا کہ جی ہاں! کابل کا فیصلہ اسامہ کے خلاف آیا تھا۔ احقر بھی اس موقع پر آپ کی خدمت میں موجود تھا۔ مولانا سمیع الحق نے فرمایا کہ ملا عمر نے ہمیں (مولانا سمیع الحق، مولانا شیر علی شاہؒ اور مولانا جلال الدین حقانی) کو اختیار دیا کہ تم لوگوں نے اس بارہ میں جو فیصلہ کیا وہی مجھے منظور ہوگا۔ احقر نے عرض کیا کہ جی آپ نے کاغذ پر کچھ جملے تحریر فرمائے تھے اور وہ ملا عمر کو سنائے گئے سارا مغربی میڈیا بی بی سی وغیرہ لائن پر تھے اس سلسلہ میں یہی موقف اخبارات کے نام ارسال کیا جائے۔ مولانا سمیع الحق نے فرمایا کہ اس موضوع کے متعلق وہ پوری فائل کہیں ادھر ادھر ہوگئی ہاتھ نہیں لگ رہی ہے جس کی وجہ سے اس موضوع کو احاطہ تحریر میں نہیں لایا گیا۔ مگر اس کا خلاصہ یہ تھا کہ ملا عمر اور افغانی علماء نے اسامہ بن لادن کو افغانستان چھوڑنے کا نہیں کہا بلکہ یہ کہا کہ اسامہ بن لادنؒ پر افغانستان میں کوئی پابندی نہیں اگر وہ اپنی مرضی سے افغانستان سے جانا چاہے تو ہم کوئی رکاوٹ نہیں ڈالیں گے۔ یہ پشتو میں لکھی گئی تحریر مولانا حبیب اللہ حقانی کی مرتبہ کتاب (ساعتے با اہل حق) میں ملاحظہ فرمائیں اور جس کا اردو ترجمہ یہ ہے:

> علماءِ کرام کی یہ بات مشورہ پر موقوف ہے مگر یاد رہے کہ یہ نہ تو قضا ہے نہ فتویٰ ہے نہ امر ہے اور نہ ایجابی فیصلہ ہے، مگر فیصلہ یہ ہوا اور تمام شرکاءِ اجلاس واضح کرتے ہیں کہ امارتِ اسلامیہ افغانستان نے انہیں پابند نہیں کیا ہے کہ وہ افغانستان میں رہیں یا باہر جانے کا فیصلہ خود کرسکتے ہیں اگر یہاں سے جانا چاہیں تو ہم روکتے نہیں اور اگر یہاں رہنا چاہیں تو بخوشی رہ سکتے ہیں ہم دوبارہ اپنا فیصلہ دُہراتے ہیں کہ ہمارا موقف واضح ہے کہ اسی کا نکالنا اور جبراً امریکہ کے حوالے کرنا اسلامی اور شرعی قوانین کی توہین ہے، اسلامی امارت' اسلامی قوانین کی توہین ہرگز نہیں کرسکتی۔

اسامہ کے عربی قصائد

شیخ صاحب نے فرمایا کہ میں نے بیسیوں دفعہ اسامہ کو کہا تھا کہ یہ قصائد جو تم نے نظم کئے ہیں مجھے دیدو تاکہ اسے محفوظ کرکے چھپوایا جائے اس لئے کہ ایسے قصائد تو امراء القیس نے بھی نہیں کہے۔ زبردست شاعر تھے۔ میرے سوال پر مجھے آخری ملاقات میں کہا کہ وہ ایسے سخت اضطراری حالات میں تھے کہ خود محفوظ نہ تھے اس کے کاغذ

ات وتحریرات کہا محفوظ رہے ہونگے مولانا سمیع الحق نے فرمایا کہ مجھے بھی کبھی ایسے قصائد اڈیو کیسٹ بھیجتے تھے اس میں بھی کچھ ہونگے

مولانا سمیع الحق کا حکومتی وفد میں شرکت سے انکار

مولانا شیر علی شاہؒ نے فرمایا کہ پاکستان سے (حکومتی ایماء پر) جب علماء کا وفد گیا تھا ملا عمر سے اس سلسلہ میں مشورہ کرنے کے لئے تو میں اسمیں ان کی پشتو ترجمانی کررہا تھا مولانا محمد تقی عثمانی متکلم تھے علماء پاکستان کے ساتھ کہ اسامہ پر امریکی حملوں (ورلڈ ٹریڈ سنٹر) کا مسئلہ اسلامی ملکوں اور عالمی عدالتوں میں لے جایا جائے۔ مولانا سمیع الحق نے فرمایا کہ کہ مجھ پر کافی ذرائع سے دباؤ اور زور ڈالا گیا کہ میں بھی اس وفد میں جاؤں لیکن میں نے صاف انکار کیا اور مولانا فضل الرحمٰن کہیں سفر سے ائرپورٹ سے میرے کہنے پر اسلام آباد میں میرے گھر آئے اور میں نے انہیں بھی منع کیا اور مولانا فضل الرحمٰن بھی میرے کہنے پر اس سازش کا حصہ نہ بنے۔ یہاں گھر کے تہہ خانہ میں بیٹھ کر ہم نے اس سازش کا حصہ بننے سے انکار کیا۔

ملا محمد عمر مجاہد کا حکیمانہ جواب

مولانا شیر علی شاہ صاحبؒ نے بات جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ملا عمر نے اس موقع پر کہا کہ آپ لوگ تو الحمدللہ علماء ہیں اگر ہم اس مسئلہ کو اسلامی حکومتوں کے سامنے پیش کردیں تو نہ تو پاکستان کے علماء حکومت کے سامنے ڈٹ سکتے ہیں نہ انڈونیشیا اور نہ کوئی اور ملک۔ نتیجہ یہی ہوگا کہ اسامہ کو امریکہ کے سپرد کردیا جائے گا تو پھر آپ سے میں سوال کرتا ہوں کہ اس حدیث کے ساتھ جو بخاری شریف میں مروی ہے کیا کریں المسلم اخوا المسلم لا یظلمه ولا یخذله اسامہ یہاں کوئی چوری، ڈکیتی کیلئے آیا ہے؟ میں خود (امیر المؤمنین) تو ساری ساری رات دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ! اگر آپ نے اُسامہ کیلئے موت کا وقت مقرر رکیا ہے اے اللہ! تو تو قادر مطلق ذات ہے اس وقت کو مؤخر کر کے اس کی عمر دراز کردے اگر ان ایام وحالات میں وہ اپنی موت بھی مرگئے تو لوگ طالبان کو بدنام کریں گے کہ انہوں نے مار دیا ہے پھر کہا کہ طالبان سب ایک ایک کر کے ختم ہو جائینگے تب جا کر اسامہ انکے ہاتھ لگے گا۔ الغرض علماء کا یہ وفد ناکام ہوکر واپس لوٹا۔

اسامہ کے پاس ملا عمر کی جانب سے میڈیا کو انٹرویوز پر پابندی کا پیغام لے جانا

مولانا سمیع الحق نے شیخ صاحب سے پوچھا کہ آپ کی اسامہؒ کے ساتھ کتنی ملاقاتیں ہوئی تھیں؟ فرمایا: کافی زیادہ اسفار وملاقاتیں ہوئیں پہلے پہل جب اسامہ پر ''ژاور'' کے علاقہ (خوست افغانستان میں مولانا جلال الدین حقانی کے محاذ) میں کروز میزائل سے حملے شروع ہوئے تو ملا عمر نے مجھے، مفتی نظام الدین شامزئی، مولانا

عبدالغنی صاحب آف چمن اور مولانا نور محمد آف کوئٹہ کو بلایا اور کہا کہ خدارا اسامہ کو سمجھائیں کہ اخباری نمائندوں سے ملاقاتیں نہ کرے یہ سب درپردہ امریکی ایجنٹ ہیں جو تمہیں نشانہ بنانا چاہتے ہیں باقی رہی امریکی دشمنی تو وہ ہم طالبان نباہ رہے ہیں ملا عمرؒ نے فرمایا کہ اسے کہو کہ تصویر ہرگز کسی کو بھی مت دو یہ سارے میڈیا والے تمہارے دشمن ہیں اس غرض سے ہمارا وفد اسامہ سے ملنے گیا اسوقت آپ قندہار میں ایک جگہ روپوش تھے۔ ہم جب پہنچے تو اسامہ نے استقبال کے لئے اپنے بیٹوں کو گھوڑوں پر کھڑا کر رکھا تھا تا کہ ہماری آمد کی خبر اسے دیں ہم جہاز سے اترے تو انہوں نے فوراً جا کر انہیں خبر دی کہ مہمان پہنچ گئے۔ تہہ خانے میں ہماری ملاقات ہوئی جہاں ہم نے ان سے تحریری طور پر یاداشت لکھوائی وہ مسکراتے ہوئے مجھے کہہ رہے تھے کہ یہ تم لوگ میرے ساتھ کیا کر رہے ہو؟ میں نے اسے کہا کہ جب ایک شخص امیر کے ہاتھ پر بیعت کرلے تو پھر اس کی سب باتیں مانتا ہے انہوں نے امیر المؤمنین کا یہ حکم تسلیم کیا کہ اخباری نمائندگان سے اب نہیں ملے گا۔

اسامہ کا مولانا سمیع الحق کے نام مکتوب

مولانا سمیع الحق نے فرمایا کہ مجھے بھی خط بھیجا تھا کہ میں موجودہ حالات میں آپکے پاس آ نہیں سکتا لہٰذا آپ یہاں تشریف لائیں کہ ضروری مسئلہ پر مشاورت کرنی ہے، پھر ہم گئے تو اس نے ہمیں یہی فریاد کی کہ ملا عمر کو آپ کہیں کہ میں جب فلسطین کے بارے میں بھی بیان تک نہیں دے سکتا ہوں تو پھر بیت اللہ وملتزم اور حرمین میں عبادت کیلئے بیٹھا رہتا اور اپنے عیش ومحلات کے مزے لوٹتا اس جنگل وبیاباں درختوں اور مٹی کے ڈھیروں میں آنے کا کیا مقصد تھا۔ اس ملاقات کے بعد میں نے ملا عمر صاحبؒ کے پاس یوسف شاہ کو بھیجا ملا عمر نے مجھے جواب دیا کہ ہمارے لئے ان حالات میں بیرونی طاقتیں مشکلات پیدا کر رہی ہے۔ بعد میں میرے کہنے پر فلسطین وغیرہ کے حوالہ سے ان کو کافی حد تک آزادی دی گئی۔ دوران گفتگو شیخ صاحب کے فرزند مولانا ارشد علی شاہ نے مجھے اشارہ سے کہا کہ زیادہ بات چیت سے تکلیف بڑھتی ہے لہٰذا مجلس کو مختصر کردیں۔ میں نے مولانا سمیع الحق سے صورتحال بیان کی تو انہوں نے کہا کہ اس مجلس کے بعد ان شاء اللہ طبیعت کھل جائیگی۔ احقر نے کہا ہاں یہ باتیں تو روحانی غذا ہے تاہم طبعی تقاضوں کا لحاظ رکھنا بھی ہماری مجبوری ہے۔ مولانا سمیع الحق صاحب نے احقر (عرفان الحق) مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ امیر المؤمنین اور شیخ اسامہ کے متعلق باتیں محفوظ کرنی چاہئیں مختلف وقفوں سے ہی کیوں نہ ہوں لیکن یہ کام کرنا نہایت ضروری ہے۔ بعد میں اسکی تلافی ممکن نہیں ہوتی حالات ان شاء اللہ سدھر جائینگے مسائل ختم ہونگے اور آج کے اسلام دشمن لوگ سب ذلیل وخوار اور مغلوب ہونگے۔ مستقبل میں اسامہ اور ان کی تحریک، نظام، غرض ایک ایک لفظ کے پیچھے لوگ پھریں گے جستجو وتلاش میں سرگرداں ہونگے۔

شیخ صاحب کو دارالعلوم حقانیہ میں تدفین کی پیشکش اوران کی تواضع

آخر میں رخصت ہونے سے قبل احقر نے عرض کیا کہ میں بصد احترام وعزت ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو طویل عمر سے نوازیں، اس وقت آپ کا وجود ہم سب کے لئے خاص کر دارالعلوم حقانیہ اور اہل اسلام کے لئے ازحد ضروری ہے تاہم کسی بھی انسان کو دنیا میں ابدی طور پر نہیں رہنا اور موت کا تعلق بیماری سے نہیں کبھی صحت مند انسان بھی مرجاتا ہے اور بیمار رہ جاتا ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ دارالعلوم حقانیہ کے قبرستان کے حوالہ سے آپ کی رائے کیا ہے؟ (تدفین کے لئے ہم چاہتے ہیں کہ وہاں اجازت دیدیں) احقر کی ناقص رائے تو یہی ہے کہ آپ دارالعلوم کے اولین طالبعلم ہیں اور یوم تاسیس سے دارالعلوم کا حصہ ہیں اور بحمداللہ بڑھاپے کے اس ضعف ونقاہت کے باوجود تاحال روح وجان سے اس کے ساتھ وابستہ ہیں کسی کو بھی علم نہیں کہ کون پہلے جائے گا اور بعد میں کون جائے گا۔ بہر حال اللہ تعالیٰ سے دعا یہی ہے کہ آپ کو لمبی عمر سے نوازے۔ (یادرہے کہ اس سے قبل عم محترم مولانا سمیع الحق نے شیخ صاحب کو یہ پیشکش ان کے داماد ضیاء الرحمٰن کے توسط سے بھی کی تھی تاہم براہ راست اس پر بات کی نوبت نہیں آئی تھی۔

قبرستان قاسمی اورقبرستان حقانی ایک حسین گلدستہ

مولانا سمیع الحق نے قبرستان قاسمی دیوبند کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حضرت نانوتویؒ، کے ساتھ شیخ الہندؒ بھی محو استراحت ہیں اسی طرح حضرت مدنیؒ بھی۔ تو یہاں بھی سب محدثین ایک ساتھ ہونے چاہئیں شیخ صاحب نے فرمایا کہ وہ بہت مبارک قبرستان ہے مجھ جیسا نجس وہاں مناسب نہیں ہوگا۔ مولانا سمیع الحق نے پھر فرمایا کہ اپنے شیخ کے جوار میں ہونا سعادت کا مقام ہے جس پر مولانا شیر علی شاہ صاحب نے کہا کہ پھر ان ورثاء کی جو مرضی ہوگی، مردہ بدست زندہ والی بات ہے اسوقت دیکھا جائے گا احقر نے پھر عرض کیا کہ اگر میری بات سے آپ کو ٹھیس پہنچی ہو تو معافی کا طلب گار ہوں ہم تو چاہتے ہیں کہ ہم جیسے گنہگار آپ جیسے پاکبازوں کے ساتھ دفن ہو تو اس کے طفیل ہم بھی رحمت الٰہی کے مستحق ٹھہریں مولانا سمیع الحق صاحب نے فرمایا: حقانی قبرستان کے سامنے قرآن کی دن رات تلاوت ہوتی ہے اور بائیں طرف جوارِ ایوان شریعت دارالحدیث میں دن رات احادیث کی نورانی مجلس' یہ حسین امتزاج رب کا فضل وکرم ہی ہے مولانا یونس خالص نے بھی آخر میں یہی خواہش کی اسی طرح کوثر اخوندزادہ مولانا نعیم الدین، مولانا عبدالحنان فاضل دیوبند، ان حضرات کو وہاں جگہ نصیب ہوئی۔

وہاں صالحین وعلماء کا گلدستہ اکھٹا ہوا ہے۔ شیخ صاحب نے کہا کے مجھے اپنا آپ اس قابل نہیں لگتا کہ اتنے مقدس لوگوں کے قبرستان میں گناہوں کا ایک مجسم ڈھیر دفن ہو۔ شیخ صاحب نے مجھے کہا کہ میں آپ کی پیشکش

کا شکریہ ادا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو خوش وخرم رکھے مولانا سمیع الحق نے فرمایا کہ جب دارالحفظ بن رہا تھا تو زمین کا یہ حصہ قبرستان کے لئے میری رائے پر جدا کیا گیا تو مجھے والد ماجد (مولانا عبدالحقؒ) نے کہا کہ یہ کس لئے ہے میں نے عرض کیا کہ علماء ومحدثین کے لئے قبرستان بھی ہونا چاہئے۔اس پر انہوں نے زیرلب متبسمانہ لہجہ میں کہا اچھا یعنی سمجھ گئے کہ ہمارے لئے کہہ رہا ہے۔آخر میں شیخؒ کی پیشانی کا بوسہ لیتے ہوئے احقر (عرفان الحق) نے عرض کیا کہ لوگ آپ سے استفادہ کا سوچ رہے ہیں اب بھی شعبان کے دورہ تفسیر کے منتظر ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو علمی شغل کیلئے جلد صحت سے نوازے۔شیخ صاحب نے چلتے ہوئے پھر دعائیں دیں اللہ تعالیٰ تم سب کو کامیابی دے اور دلوں کی مرادیں اور نیک مقاصد میں کامیابی سے نوازے، اللہ تعالیٰ حضرت شیخ (مولانا عبدالحقؒ) کی قبر کو منور فرمادے یارب العالمین یہ ادارہ تا حین قیامت کتاب وسنت کی ترویج واشاعت کا قلعہ بنائے رکھ۔ان کے دلوں میں اس ادارے کی کامیابی کے لئے جو خیالات وتصورات ہیں ما فوق التصورات کامیابی دے تا کہ معہد الافتاء والقضاء والتفسیر غرض علم کے ہرفن کے لئے علیحدہ علیحدہ مستقل شعبہ جات قائم ہوں۔(آمین)

☆ ☆ ☆

کیسے کیسے چشم و عارض خاک کی زینت بنے
گردش دوراں خدارا لوٹ کر آنا ذرا
لشکر فریاد ونالۂ کے لئے میرے خدارا
وسعت صحرا بھی کم ہے اس کو پھیلانا ذرا

☆ ☆ ☆